REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ۔ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

REGD. NO. P. 67.

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۲
ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شمارہ ۲۶
شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۶ جمادی الاوّل ۱۳۹۳ھ ۔ ۲۸ احسان ۱۳۵۲ ہش ۔ ۲۸ جون ۱۹۷۳ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۶ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۰ جون تک کی اطلاع مظہر ہے کہ "عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ گرمی کا اثر ہے"۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۶ احسان (جون)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ جنوبی ہند کے تبلیغی وتربیتی دورہ پر ہیں۔ اور حیدر آباد میں بخیریت پہنچنے کی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ آپ کا سفر وحضر میں حافظ وناصر رہے آمین۔

★ — حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام خیریت سے ہیں الحمدللہ۔

★ — مکرم شیخ داؤد احمد صاحب آف رنگون مورخہ ۲۴ جون کو واپس اپنے وطن تشریف لے جا چکے ہیں۔

برما میں تبلیغ اسلام

یوم مصلح موعودؓ و یوم مسیح موعودؑ کی تقریبات، بچوں کے لئے دینی تعلیم کا انتظام

قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت

مرسلہ وکالت تبشیر۔ تحریکِ جدید۔ ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برما نے ۲۵ فروری بروز اتوار یوم مصلح موعودؓ منایا۔ جس میں جماعت کے اکثر احباب، مستورات اور خدام و اطفال شامل ہوئے۔ چند غیر از جماعت دوست بھی مدعو تھے۔ جلسہ کا آغاز احمد سلطان صاحب نے تلاوتِ قرآن کریم سے فرمایا۔ اس کے بعد موں موں تھئیں اسماعیل صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ مقررین میں سے ورسا اسماعیل صاحب نے مصلح موعودؓ کے بارے میں پیشگوئیاں، محمد تھاں تیوں صاحب نے ترجمۃ القرآن۔ رشید ٹن چھو صاحب نے سورہ نباء کی چند آیات کی تفسیر از تفسیر کبیر، رحمان ٹن صاحب نے تحریک جدید کے تحت سادہ زندگی، مریم ٹن ٹن لہا صاحبہ نے تنظیم لجنہ اماء اللہ۔ ایم۔ اے نادر صاحب نے غیر ملکی مشن۔ شوکت لہاموں صاحب نے چند نصائح کے موضوعات پر مختصر تقاریر فرمائیں۔ تمام تقاریر برمی میں تھیں۔ آخر میں خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کے چند اہم کارنامے بیان کئے۔ اور اعداد و شمار پیش کئے۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ اور جملہ حاضرین نے مسجد میں ہی کھانا کھا کر نماز ظہر ادا کی۔

بعد نماز عشاء مجلس انصار اللہ کا اجلاس ہوا جس میں خاکسار نے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے فارغ اوقات کو اپنے اہل وعیال کی تربیت اور ذکر و فکر میں صرف کریں۔ جلد ہی اسکول کالج بند ہو رہے ہیں۔ ان ایام میں بچوں کی دینی تعلیم کا پروگرام مرتب کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے جماعت کے ۸/۱۰ بچے اور قریباً آدھی درجن غیر از جماعت احباب کے بچگان کو عصر تا مغرب وضو۔ ارکانِ نماز اور مسجد میں داخلہ اور نکلنے کی دعا۔ اور چند دوسری ادعیہ حفظ کرانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ظفر اللہ صاحب نے چھٹی کے ایام کا عرصہ اس کام کے لئے وقف کیا ہے۔ اس طرح رشید ٹن چھو صاحب۔ عبدالرحمٰن ٹن تہا صاحب بھی مدد کرتے ہیں۔

۲۵ مارچ بروز اتوار یوم مسیح موعودؑ منایا گیا۔ کارڈس میں حدیث دربارہ مسیح و مہدی (مسند احمد) دے کر جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ جماعت کے افراد کے علاوہ ایک خاصی تعداد غیر از جماعت حضرات کی بھی جلسہ میں شریک ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم احمد سلطان صاحب نے فرمائی۔ ترجمۃ القرآن محمد تھاں تیوں صاحب نے سنایا۔ اسماعیل صاحب نے نظم پڑھی۔ مقررین میں سے موں بو یحییٰ صاحب نے سابقہ پیشگوئیاں دربارہ مسیح و مہدی۔ ورسا اسماعیل صاحب نے مسیح موعود کے زمانہ میں عام مذہبی حالت، عبدالقادر صاحب نے مسیح موعودؑ کے بارے میں غیر احمدی معززین کی آراء، یعقوب ٹن ون صاحب نے مسیح موعودؑ کے چند معروف بزرگ اصحابؓ، رحمان ٹن لہا صاحب نے کوریا کی نازک حالت والی پیشگوئی رشید ٹن چھو صاحب نے سورہ نبا کی چند آیات کی تفسیر اور شوکت لہاموں صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قیمتی نصائح پر برمی میں تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے چند احادیث نیز یٰبنی اٰدم اِمّا یاتینّکم والی آیت کی وضاحت کرتے ہوئے تمام حاضرین کو زمانے کے امام کا مرگار کے پیغام پر غور و فکر کرنے کی درخواست کی۔ بعد دعا حاضرین کو دعوتِ طعام دی گئی۔

جلسہ کے بعد میرا پروگرام جاری رہا۔ کیونکہ حافظ یعقوب صاحب جو اراکان کے رہنے والے ہیں دوبارہ تشریف لائے یہ صاحب امیر حسین چوہن صاحب کے دوستوں میں سے ہیں۔ ان سے تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ بفضلہ تعالیٰ ہر طرح تسلی ان کی کی گئی۔ وہ رات گئے تک اسماعیل صاحب موں موں تھئیں اور رشید ٹن چھو صاحب سے بھی گفتگو کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ انہیں انشراحِ صدر دے آمین۔

مولمین میں بابا عزت علی صاحب کے بڑے صاحبزادہ محمد ہاشم صاحب جو میمونہ بی (دعال زبعہ) کے بھائی تھے، اچانک چند دن کی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمیں رات ۸½ بجے اطلاع ملی۔ صبح سویرے موٹر کاروں سے جماعت کے دوستوں کے ساتھ روانہ ہوا۔ ۱۱½ بجے مولمین پہنچا۔ اور احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد رات ۱۰½ بجے واپس رنگون آگئے۔ بابا عزت علی صاحب کے لئے دعا کی درخواست ہے کیونکہ کافی عمر ہو گئے ہیں۔ ابھی تھوڑا عرصہ قبل ہی ان کی اہلیہ صاحبہ وفات پا گئی تھیں۔

۲۷ مارچ کو خدام الاحمدیہ نے کوگا لیک پر پکنک کا پروگرام بنا رکھا تھا۔ خاکسار بھی ساتھ گیا۔ خاکسار نے کھیلنے کے لئے میرو ڈبہ کا تعارف کرایا۔ جسے بہت پسند کیا گیا۔ کھانا کھانے کے بعد ہم نے تمام خدام اور اطفال کا ایک تحریری ٹسٹ لیا جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نیز خلفاء سے متعلق ۲۷ سوالات تھے۔ یہ امتحان نہایت مفید رہا۔ اور خدام کی قابلیت کا اندازہ کرنے میں بہت ممد ثابت ہوا۔ انشاء اللہ آئندہ ایک اور پرچہ اسی طرز پر تیار کیا جائے گا۔

۲۹/۳ کو ایک نوجوان کو کو جی [illegible] ایک انسپکٹر پولیس کے [illegible] زادے ہیں اور خود [illegible] انسپکٹر ہیں بدین تشریف لائے پہلے ایک مرتبہ سرسری ملاقات ان سے ہو چکی تھی انہوں نے بتایا میں ہم سال ملائشیا اور انڈونیشیا میں بھی رہا ہوں۔ (باقی صفحہ پر)

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ احسان ۱۳۵۲ ہش

اجرائے نبوّت در خیر اُمّت

(۲)

اجرائے نبوت در خیر امت کا مثبت پہلو از روئے قرآن کریم بیان ہو چکا ہے۔ قبل اس کے کہ مستفسرہ دوسری باتوں کا ذکر کیا جائے بعثت انبیاء اور کتب سماوی کے نزول کے متعلق قرآن کریم سے صحیح اسلامی نظریہ کی بھی وضاحت ہو جانی چاہیئے۔ کیونکہ یہی دو مسئلے ہیں جن کی حقیقت سے ناواقفیت یا اس بارہ میں اشتباہ کے سبب بہت سے لوگ غلط فہمی میں مبتلا کر دیئے جاتے ہیں ——— !!

افسوس کا مقام ہے کہ حضرات علماء نے عامۃ المسلمین کے دماغوں میں یہ غلط بات ڈال رکھی ہے کہ نبی اور رسول وہی ہوتا ہے جو کوئی کتاب اپنے ساتھ لائے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اُن کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت کے جاری و ساری رہنے کی بات آتی ہے تو جھٹ سے اُن کے دماغ قرآن کریم کے مقابل پر نئی کتاب کے نازل ہونے کا استحالہ لے بیٹھتے ہیں۔ لیکن اگر یہ لوگ بیرونی اثرات سے الگ ہو کر مطلق نبی اور رسُول کے لغوی معانی پر ہی غور کریں اور پھر اس سلسلہ میں قرآن کریم پر تدبّر کی نظر ڈالیں تو ان پر ایک اور ایک دو کی طرح واضح ہو جائے کہ وہ کس قدر بڑے مغالطہ کا شکار بنائے گئے ہیں۔

لغوی طور پر نبی اُس کو کہتے ہیں جو بہت سی اہم باتوں کی خدا تعالیٰ سے خبر پا کر قبل از وقت اطلاع دے اور مخلوقِ خدا کی رُوحانی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے مقدس انسان کو رسُول کہتے ہیں۔ اور قرآن کریم کی رُو سے نبوّت کی دو اقسام ثابت ہوتی ہیں جیسا کہ سورۃ مائدہ کی حسب ذیل آیت میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ فرماتا ہے :-

اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ۔ (آیت ۴۵)

دیکھیں! اس آیتِ کریمہ میں ایک ہی مقدس کتاب "توراۃ" سے بہت سے انبیاء، ربانی، اور احبار کے رُوحانی استفادہ کرنے اور اس سے لوگوں کی راہنمائی کرنے چلے جانے کا ذکر ہے۔ انبیاء بنی اسرائیل کی ایک لمبی فہرست مستحضر کیجئے اور پھر غور کیجئے کہ علماء کی مشہور کردہ بات اس آیتِ کریمہ کے مقابل میں کیا حیثیت رکھتی ہے۔ زیادہ تفصیل میں نہ جاتے ہوئے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہر نبی کے لئے نئی کتاب اور نئی شریعت لانا ضروری نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے نبی بھی گذرے ہیں جو صاحبِ شریعت تھے۔ مگر اُن کی تعداد غیر تشریعی نبیوں کے مقابلہ میں قلیل رہی ہے۔ اور غیر تشریعی انبیاء کی صداقت کسی طرح کے شک و شبہ سے بالا ہے۔ اور اسی پر ہر اُس مسلمان کا ایمان ہے جو قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہے۔ اس صورت میں کوئی وجہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب جماعت احمدیہ نبوّت کے جاری رہنے کی بات کرتی ہے تو علماء کرام معترض ہوں یا عامۃ المسلمین چونک پڑیں۔ بلاشبہ ان لوگوں کی ایسی حرکات نہ صرف یہ کہ قرآن کریم کے بیان کے منافی ہیں بلکہ ان کی بات کی کوئی اصلیت قرآن کریم سے ثابت نہیں ہوتی۔

ہم لوگ جو مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی اور رسُول کہتے ہیں تو غیر تشریعی رنگ میں جس کا دروازہ قرآن کریم میں کھلا قرار دیا گیا ہے۔ اور ہماری اس بات میں سلفِ صالحین میں سے بھی ایک معقول تعداد کی آراء اور خیالات ہماری تائید میں ملتی ہیں۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی خاص طور پر غور طلب ہے کہ جب سے یہ دُنیا بنی اور حضرتِ انسان اس معمورہ میں آباد ہوا تو یکے بعد دیگرے بہت سے انبیاء مبعوث ہوئے۔ اُن سب کی مطلق بعثت قابلِ توجہ ہے۔ ایک نبی کے بعد آخر دوسرا نبی کیوں مبعوث ہوا؟ غور کیجئے! اس کی اصل وجہ انسان کا بھول جانا اور خاص وقت کے بعد اُسے یاد دلانے کی ضرورت کو پُورا کرنا ہے۔ اس بات سے کسے انکار ہے کہ انسان اپنی فطری کمزوری کے سبب اہم سے اہم بات بھی ایک وقت تک ہی یاد رکھتا ہے۔ بعد میں ظاہر ہونے والے حالات، و واقعات پہلی باتوں کی یاد کو دھندلا کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور ہوتے ہوتے ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ جب انسان اہم بات کو قطعی طور پر بھول جاتا ہے۔ یہ بات کسی ایک قوم یا نسل اور خطہ سے مخصوص نہیں، ہر زمانہ کے ہر انسان کا یہی خاصہ ہے۔ اسے ایک وقت کے بعد یاد دہانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ بعثت انبیاء کی اسی فلاسفی پر قرآن کریم میں بڑی شرح و بسط سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ منجملہ بہت سی آیات کے سورۃ الصّٰفّٰت کی حسب ذیل آیت کریمہ ہمارے مراسلہ نگار کے لئے خاص طور پر قابلِ توجہ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ
(آیت نمبر ۷۲، ۷۳)

اور ان سے پہلے بہت سی پہلی قومیں بھی گمراہ ہو چکی ہیں اور ہم ان میں رسول بھیج چکے ہیں۔ اِن دونوں آیات میں صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ اکثر لوگوں کے گمراہ ہو جانے پر اُن کو گمراہی سے نکالنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے فرستادے آتے رہے۔

اب وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت اور رسالت کا دروازہ بند ہو گیا، یا تو یہ کہیں کہ موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی ایمانی کیفیت اور عملی حالت بالکل ویسی ہی ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے مسلمانوں کی تھی۔ اور ان میں کسی نوع کی خرابی یا بگاڑ واقع نہیں ہوا۔ لیکن اگر وہ ایسا نہیں کہہ سکتے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ موجودہ زمانہ میں مسلمان نہایت درجہ بگڑ گئے۔ اور اُن کا بگاڑ ناقابلِ انکار حقیقت ہے تو پھر اجرائے نبوّت سے انکار بھی قرآن کریم کے بیان کے منافی ہے۔

اِسی طرح یا تو آپ لوگ یہ بتائیں کہ آج کا مسلمان ان باتوں کو ہرگز نہیں بھُولا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حق و صداقت کے طور پر نازل ہوئیں، اور اس کا عمل بھی درست ہے۔ اور اگر بھُول گیا ہے، اور یقیناً حالت ایسی ہی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ دُوسری اُمتوں کے بھُول جانے کے وقت اُن کو یاد دلانے کے لئے تو یکے بعد دیگرے بہت سے انبیاء آتے رہیں، مگر اُمتِ محمدیہ کے بگڑ جانے پر کوئی بھی مصلح ربانی پیدا نہ ہو۔ اس صورت میں اُمتِ محمدیہ خیرِ اُمّت نہ ہوئی۔ اس پر بھی غیر از جماعت دوستوں کو ضرور سنجیدگی سے غور کر لینا چاہیئے ——— !!

مراسلہ نگار نے یہ جو لکھا تھا کہ :-

"اگر سلسلۂ نبوّت دائمی ہے اور مسلمانوں کا سلسلۂ نبوّت کو ختم قرار دینے کا عقیدہ صحیح نہیں ہے تو پھر اس کا واضح اعلان ہونا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کے مسیح موعود پر نبوّت ختم نہیں ہوئی۔ اُن کے بعد بھی نبی آتے رہیں گے۔"

ہمارے اُوپر کے بیان میں ان سب باتوں کی پوری وضاحت ہو چکی۔ اور اب مزید کسی اعلان کی ضرورت نہیں رہی۔ البتہ مراسلہ نگار نے اس کے بعد جو یہ لکھا ہے کہ :-

"اور نئی کتابیں نازل کرنے کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ کے اقتدارِ کلّی کو محدود نہیں کیا جا سکتا۔ نئی نئی شریعتیں بھی آتی رہیں گی۔"

یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ یا قیاس مع الفارق ہے۔ جیسا کہ ہم اُوپر واضح کر چکے ہیں، ہر نبی کا صاحبِ کتاب ہونا قرآنی بیان کے مطابق نہیں ہے۔ اس لئے ہر نبی کی بعثت کے لئے نئی کتاب کا نازل کیا جانا بھی امر لازم نہیں۔ بالخصوص قرآن مجید کے نزول کے بعد تو کبھی نئی کتاب اور نئی شریعت کے نازل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کے نزول سے قبل جو کتب سماوی نازل ہوئیں اور جو شرائع رائج ہوئیں وہ وقتی ضرورت کے مطابق تھیں۔ مگر نزولِ قرآن کے وقت ایک طرف ساری دُنیا کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جانے، رسل و رسائل کے ذرائع میں غیر معمولی سہولت پیدا ہو جانے کا وقت آ گیا، تو دوسری طرف انسانی شعور بھی پختہ ہو گیا۔ تب انسان کو قرآن مجید کی صورت میں ایسی کتاب دی گئی جو تا قیامت ہر طرح سے کامل و مکمل اور نوعِ انسان کی تمام رُوحانی ضروریات کو پُورا کرتی ہے۔ اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت کے بھی غیر معمولی سامان کر دیئے ہیں۔ قرآن کریم کے مقابل پر دوسری کتب نہ اس طرح کی جامع تعلیمات پر مشتمل تھیں۔ نہ ہی ان کی حفاظت کے ایسے محکم انتظامات کئے گئے۔ اس لئے قرآن کریم کی موجودگی میں نئی کتابوں کے نازل ہونے کی بات ہی نہیں رہی۔ اس سلسلہ میں "خدا تعالےٰ کے اقتدارِ کلّی" کی جو بات مراسلہ نگار نے لکھی ہے وہ درست نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا تعالےٰ اقتدارِ کلّی کا مالک ہے۔ مگر ہم مسلمان خدا تعالےٰ کی ذات کو قادر و مقتدر ماننے کے ساتھ ساتھ اس کے حکیم مطلق ہونے کے بھی قائل ہیں۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا کے تمام افعال حکمت کے ماتحت چلتے ہیں۔ اقتدارِ کلّی کی نسبت مراسلہ نگار کی بات بالکل ویسی ہی ہے جیسے اسلام کے بعض نکتہ چین کہا کرتے ہیں کہ اگر خدا ہر چیز پر قادر ہے تو اپنا مثل کیوں بنا نہیں لیتا۔ جب وہ اپنا مثل نہیں بناتا تو وہ قادر بھی نہیں۔ ان کی اس لایعنی بات کا اسلام کے اہلِ نظر وہی جواب دیا کرتے ہیں جو ہم نے اُوپر لکھا ہے۔

(باقی دیکھئے صٰ پر)

خطبہ جمعہ

ہماری بقا۔ ترقی اور کامیابی کا انحصار تدابیر پر نہیں بلکہ دُعا اور محض دُعا پر ہے

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہر آن اپنے رب کے حضور دُعا کرتے رہیں ۔۔۔!!

الٰہی اس مقصد کے حصول کے سامان جلد پیدا فرما جس کے لئے تُو نے ہماری جماعت کو قائم فرمایا ہے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم اپریل ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
آج میں اپنے دوستوں کو پھر اس امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری بقا، ہماری ترقی اور

ہماری کامیابی کا اِنحصار

تدابیر پر نہیں بلکہ دُعا اور محض دُعا پر ہے عقل بھی اس نتیجہ پر پہنچتی ہے اور قرآن کریم کی تعلیم بھی ہمیں یہی سبق دیتی ہے۔

عقلاً یہ بات اس طرح ہے کہ اس وقت ساری دُنیا کی آبادی قریباً تین ارب کی ہے۔ اس میں بڑے آباد ملک بھی ہیں۔ مثلاً روس ہے، چین ہے۔ امریکہ ہے، انگلستان ہے۔ اور یورپ کے دوسرے ممالک ہیں۔ اور ان میں بسنے والی اقوام میں بڑی کثرت سے پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں۔ اور کچھ ایسی اقوام بھی ہیں جن میں پڑھے لکھے افراد کی نسبت اپنی آبادی کے لحاظ سے کم ہے۔ لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ مجموعی طور پر تیس فی صدی آبادی کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نوّے کروڑ انسان لکھنا پڑھنا جانتے ہیں اگر ہم ان میں سے

ہر ایک انسان کے ہاتھ میں یہ پیغام

پہنچانا چاہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق امتِ محمدیہ میں اپنے مسیح اور مہدی کو مبعوث فرمایا ہے۔ آؤ اور اس کی طرف سے پیش کردہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اس کے سامنے جھکو۔ اور اس جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوعِ انسان کے لئے اس کے ذریعہ آج گاڑا ہے۔ تا تم اپنی اِس زندگی میں بھی کامیاب ہو اور اُخروی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں کو پا سکو۔

تو صرف یہی پیغام پہنچانے کے لئے ہمیں ایک دفعہ ۹۰ کروڑ آدمیوں کے لئے ایک ورقہ اشتہار دینا پڑے گا۔ اور اس مختصر اشتہار پر جس کی تعداد ۹۰ کروڑ ہوگی کتابت و طباعت اور کاغذ کے خرچ کے علاوہ صرف پوسٹیج کے لئے (یعنی اس کی ترسیل کے لئے) جو ٹکٹ لگیں گے ہمیں ان کے لئے چھ کروڑ تیس لاکھ روپے کی ضرورت ہوگی۔

اِس کا مطلب یہ ہے

کہ اِن اشتہارات کو ڈاک کے ذریعہ بھیجنے کے لئے چھ کروڑ تیس لاکھ روپیہ ہو تب جا کر کہیں ہم اس بات میں کامیاب ہو سکتے ہیں کہ ہر انسان کے ہاتھ میں صرف یہ پیغام پہنچا دیں کہ خدا تعالیٰ کا ایک مامور مبعوث ہو چکا ہے۔ تم دین کی فلاح اور حسنات کے حصول کے لئے اس کی آواز پر کان دھرو۔ ظاہر ہے کہ اتنے ذرائع ہمیں میسّر نہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس کام کے لئے ہمیں اس رقم کی ہی ضرورت نہیں بلکہ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی دقتیں ہیں جو اس مقصد کے حصول کی راہ میں حائل ہیں۔ مثلاً دُنیا کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جو ہماری بات سُننے کے لئے تیار نہیں بلکہ جب اسے بات سُنائی جائے تو وہ ہماری بات سُننے کی بجائے ہمیں گالیاں دینے پر اُتر آتا ہے۔ پھر

دُنیا کی آبادی کا ایک بڑا حِصّہ

ایسا بھی ہے جو ظاہری اخلاق کا مظاہرہ کر کے ہماری بات تو سُن لیتا ہے لیکن اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اخلاق کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اُن کی بات سُن لیں۔ انہیں بات کرنے سے منع نہ کریں۔ لیکن ہمیں اس بات کی بھی ضرورت نہیں کہ پوری توجہ سے ان کی بات سنیں۔ پھر جو لوگ ہماری بات کو سُنتے ہیں اور توجہ سے بھی سُنتے ہیں اُن میں سے بھی بڑے حصہ کے دِلوں کی کھڑکیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی

صداقت کے قبول کرنے

کے لئے اُن کی شامتِ اعمال کی وجہ سے کھلتی نہیں۔ غرض ہماری راہ میں بڑی مشکلات ہیں۔ اگر ہم محض اپنی تدابیر پر بھروسہ کریں تو ہماری ناکامی یقینی ہے۔ اس لئے ہماری عقل اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ کامیابی کے جو وعدے اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو دیئے ہیں وہ محض ہماری تدابیر کی بناء پر اور محض ہماری کوشش کے نتیجہ میں پورے نہیں ہو سکتے۔ ہمیں اس کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت ہے جس کی طرف ہمیں متوجہ ہونا چاہیئے۔ پس

عقل بھی ہمیں یہی بتاتی ہے

کہ تدبیر پر بھروسہ کرنا ہرگز درست نہیں۔
عقل کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں جو تعلیم دی ہے اس میں کامیابی کے حصول کے لئے محض تدبیر کافی نہیں

الٰہی سلسلے دُعا کے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے

چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۂ فرقان کے آخر میں فرماتا ہے:۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ○

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسُول! تو کہہ دے کہ میرا ربّ تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے، اگر تمہاری طرف سے دُعا نہ ہو۔ لَوْ لَا دُعَاؤُكُمْ۔ لغت میں ہے دَعَاهُ اُس نے اس کو پکارا۔ رَاغِبًا اِلَيْهِ اس کی طرف رغبت کی۔ اِسْتَعَانَهٗ اس سے مدد چاہی۔ ان معنوں کی رُو سے اِس حصۂ آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ جب تک تم اللہ تعالیٰ کو اپنا مطلوب اپنا مقصود اور اپنا محبوب بنا کر اس سے امداد حاصل کرنے کے لئے اور اس کی نصرت چاہنے کے لئے اُسے نہیں پکارو گے تو مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ اُسے تمہاری کیا پروا ہو گی۔ وہ

يَعْبَؤُا کے مفہوم کے مطابق

تم سے سلوک نہیں کرے گا۔ عَبَأَ يَعْبَؤُا کے لغت میں یہ معنے ہیں کہ

مَا عَبَأْتُ بِهٖ اَیْ لَمْ اُبَالِ بِهٖ وَاَصْلُهٗ مِنَ الْعَبْأِ اَیِ الثِّقْلُ كَاَنَّهٗ قَالَ مَا اَرٰى لَهٗ وَزْنًا۔ قَالَ تَعَالٰى قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ وَقِيْلَ مِنْ عَبَأْتُ الطِّيْبَ كَاَنَّهٗ قِيْلَ مَا يُبْقِيْكُمْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ وَقِيْلَ عَبِيْتُ الْجَيْشَ وَعَبَأْتُهٗ هَيَّئْتُهٗ وَعَبِيَّةُ الْجَاهِلِيَّةِ مَا هِيَ مُدَّخِرَةٌ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مِنْ حَمِيَّتِهِمُ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْ قَوْلِهٖ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ۔

اِن معانی کی رُو سے اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ عَبَا کے مفہوم والا سلوک تم سے کرے گا۔ سوائے اس کے کہ تمہاری دُعا اس کے حلوۂ حسن و احسان کو جذب کرے۔ اب

يَعْبَؤُا کے چار معنے ہیں

اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جب تک تم میرے حضور عاجزی اور انکسار کے ساتھ نہیں جھکو گے اور مجھ سے مدد طلب نہیں کرو گے اور میری

قوتِ کاملہ پر بھروسہ

نہیں کرو گے اور یہ یقین پیدا نہیں کروگے کہ تم میرے فضل کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس وقت تک میری نظر میں تمہاری کوئی قدر و منزلت نہیں ہوگی اور تمہارے اعمال میری نظر میں کوئی وزن نہیں رکھیں گے۔

یَعْبَؤُ کے دوسرے معنوں کے مطابق اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ جب تک تم دُعا سے کام نہیں لوگے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بقا کے سامان نہیں کرے گا۔ مَایُبْقِیْکُمْ لَوْلَا دُعَاؤُکُمْ یعنی عاجزانہ دُعاؤں کے بغیر تمہارے لئے قیومیتِ باری کے جلوے ظاہر نہیں ہونگے۔

تیسرے معنوں کے رُو سے قُلْ مَا یَعْبَؤُ بِکُمْ رَبِّیْ کی تفسیر ہوگی کہ تمہیں جان لینا چاہیئے کہ تمہاری تیاریاں اس وقت تک تمہیں کامیابی کا منہ نہیں دکھا سکیں گی جب تک کہ

آسمان سے ملائکہ کی فوج

کا نزول نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میرے اذن اور حکم سے آسمان سے فرشتے اُتریں اور تمہاری مدد کریں تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم دُعا کے ذریعہ میری اس نعمت کو حاصل کرو۔ کیونکہ عَبَّیْتُ الْجَیْشَ کے معنی ہیں ھَیَّأْتُہٗ یعنے لشکر کو پُورے ساز و سامان کے ساتھ تیار کر دیا۔ اور اُسے حکم دیا کہ جس مقصد کے لئے اُسے تیار کیا گیا ہے اس کے حصُول کے لئے باہر نکلے۔

چوتھے حمیت کے معنوں کی رُو سے اس آیت کا یہ مفہوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے غیرت نہیں رکھے گا اور غیرت نہیں دکھائے گا جب تک کہ تم دعاؤں کے ذریعہ سے اس کی غیرت کو تلاش نہ کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے ؎

غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محلِ سزا ہوئے

پس یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس غیرت کے پردہ کو صرف

دُعا ہی چاک کر سکتی ہے

اگر تم دُعاؤں کے ذریعہ اور میری محبت کے واسطہ سے میری مدد اور نصرت کے متلاشی ہوگے تو مَیں ایسے سامان پیدا کر دوں گا کہ ہمارے درمیان کوئی غیرت باقی نہیں رہے گی۔ تب میری غیرت تمہارے لئے جوش میں آئے گی۔ اور تم اپنے مقاصد کو حاصل کر سکو گے۔

غرض اس مختصر سی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بڑے وسیع مضامین بیان کئے ہیں۔ جن کا اختصار کے ساتھ مَیں نے ذکر کیا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَقَدْ کَذَّبْتُمْ یعنی تم لوگ دُعا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور

اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک

کہتے ہوئے اس جماعت میں شامل نہیں ہوتے جو صبح و شام دعاؤں میں مشغول رہنے والی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس بات کو جھٹلا رہے ہو کہ دعا کے بغیر خدا تعالیٰ کی نگاہ میں نہ اعمال کا کوئی وزن ہے۔ اور نہ کسی قوم یا کسی انسان کی قدر و منزلت ہے۔ تم اس نمبر ۲ بات سے بھی انکاری ہو کہ تمہاری مدد کے لئے خدائے قیوم کے حکم، منشا اور ارادہ کی ضرورت ہے۔ تم اس ۳ بات کو بھی جھٹلا رہے ہو کہ انسان کامیابی صرف اسی صورت میں حاصل کر سکتا ہے جب اس کے

مقصد کے حصُول کیلئے

آسمان سے ملائکہ کی افواج نازل ہوں۔ اور وہ بنی نوعِ انسان کے دلوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کر دیں۔ تم اس ۴ بات کو بھی جھٹلا رہے ہو کہ جب تک تم میں اور خدا تعالیٰ میں غیریت قائم رہے گی۔ خدا تعالیٰ کی مدد نازل نہیں ہوگی۔

فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا۔ چونکہ تم ان صداقتوں کو جھٹلا رہے ہو۔ اس لئے تمہاری اس تکذیب اور انکار کے نتائج تمہارے ساتھ اور تمہاری نسلوں کے ساتھ ثابت و دائم رہیں گے۔ یعنی تمہیں اور تمہاری نسلوں کو اس کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔ جب تک کہ تم اپنی اصلاح نہ کر لو۔

لِزَامٌ کے ایک معنے موت کے بھی ہیں۔ ان معنوں کی رُو سے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ چونکہ تم اس بنیادی صداقت کو جھٹلاتے ہو اس لئے یاد رکھو فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا کہ جلد ہی تمہیں ہلاکت اور موت کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ پھر لِزَامٌ کے معنے اَلْفَصْلُ فِی الْقَضِیَّۃِ کے بھی ہیں۔ ان معنوں کی رُو سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دُنیا میں اس وقت دو گروہ پیدا ہو گئے ہیں۔ ایک گروہ وہ ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ الٰہی سلسلہ کی طرف منسوب ہونے والا ہے۔ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء اور ارادہ یہ ہے کہ وہ ساری دنیا پر اسلام کو غالب کرے۔ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے قُرب کے حصُول کے لئے اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ اور اسلام کی اس تعلیم کو جاننے،

اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنے

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامور پر ایمان لایا جائے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسلام باوجود تدابیر کی کمی کے، باوجود ذرائع و وسائل کے فقدان کے دُنیا پر غالب آئے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے ماتحت ہی غالب ہوگا۔

دوسرا گروہ وہ ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ پہلے گروہ کے تمام دعاوی جھوٹے اور غلط ہیں۔ اس گروہ کا ایک حصّہ تو یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا وجود ہی نہیں اور سارے مذاہب ہی جھوٹے ہیں اور مذہب کے نام پر کئے جانے والے جتنے دعاوی ہیں ہم کسی کو بھی ماننے کے لئے تیار نہیں۔ پھر

ایک گروہ اس جماعت کا وہ ہے

جو کہتا ہے کہ خدا ہے اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ خدا دُنیا کی اِصلاح کے لئے اپنے انبیاء مبعوث فرماتا رہا ہے لیکن وہ یہ نہیں مانتا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور افضل الانبیاء ہیں۔ اور شریعت اور ہدایت آپؐ کے ذریعہ بنی نوعِ انسان کو دی گئی ہے وہ بنی نوعِ انسان کی قیامت تک کی تمام اُلجھنوں کو سُلجھانے کے لئے کافی ہے۔ اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ پھر اس گروہ کا ایک حصّہ وہ ہے جو اپنی زبان سے تو کہتا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب ہے لیکن اپنی کسی باطنی یا ظاہری غفلت کے نتیجہ میں وہ یہ نہیں سمجھ سکتا یا سمجھ نہیں رہا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس مقصد اور غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ تمام اکنافِ عالم اور تمام اقوامِ عالم میں اسلام کو پھیلایا جائے حتیٰ کہ تمام ادیانِ باطلہ پر اس کا غلبہ ہو جائے غرض یہ دو گروہ ہیں اُن کے درمیان ایک قضیہ (جھگڑا) ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا

اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرنے والا ہے

کہ جماعتِ احمدیہ کا موقف ہی صحیح اور درست ہے۔ اور یہ کہ یہ چھوٹی سی کمزور اور حقیر سمجھی جانے والی جماعت اموال نہ ہونے کے باوجود، ذرائع و وسائل مہیا نہ ہونے کے باوجود اور دُنیا میں کسی اقتدار اور وجاہت کے نہ ہونے کے باوجود صرف اس لئے کامیاب ہوگی کہ وہ اپنے ربّ کریم کی طرف جھکنے والی ہے۔ اور ہر وقت دعاؤں میں مشغول رہنے والی ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا۔ میرا یہ فیصلہ ہے اور یہ فیصلہ عنقریب ہی وقت آنے پر تمہارے سامنے ظاہر ہو جائیگا۔

اور جب حقیقت یہ ہے کہ اگر دُنیا کی ساری دولت بھی ہمارے پاس ہوتی۔ دُنیا کے سارے اموال بھی ہمارے پاس ہوتے۔ دُنیا کے اقتدار کے بھی ہم مالک ہوتے۔ دُنیا کی ساری عزتیں اور وجاہتیں بھی ہمارے قدموں میں ہوتیں تب بھی ہم کسی تدبیر کے نتیجہ میں فلاح اور کامیابی کا مُنہ نہ دیکھ سکتے تھے۔ جب تک کہ ہم عاجزی اور انکسار کے ساتھ اپنے ربّ کی طرف جھکنے والے نہ ہوتے اس کو اپنا مطلوب و مقصود اور محبوب نہ بناتے۔ اور اس سے مدد اور نصرت کے طالب نہ ہوتے۔ اور اس بات پر پختہ یقین نہ رکھتے کہ کامیابی محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان کے نتیجہ میں نصیب ہو سکتی ہے۔ ہماری تدبیر اور ہمارے اعمال کے نتیجہ میں نہیں۔ پس جب یہ حقیقت ہے تو

ہمارے لئے یہ ضروری ہے

کہ ہر وقت اور ہر آن اپنے ربّ کے حضور دُعائیں کرتے رہیں کہ اے خدا تو نے ہمیں تدبیر میسر نہیں کی۔ لیکن تو نے ہمیں گداز دل عطا کئے ہیں۔ ہمیں منکسر مزاج دیئے ہیں۔ ہم تیرے حضور جھکتے ہیں۔ تو ہم پر فضل کر۔ تو ہم پر رحمت کی نظر کر۔ اور اس مقصد کے حصُول کے سامان جلد پیدا کر دے جس مقصد کیلئے تُو نے ہماری جماعت کو قائم کیا ہے۔ تو ہمیں کامیابی عطا فرما۔ اور پھر اے خدا تو ہم پر ایسا فضل کر کہ آسمان سے فرشتوں کی افواج نازل ہوں۔ اور بنی نوعِ انسان کے دلوں پر ان کا تصرف ہو جائے حتیٰ کہ وہ ان دلوں کو تبدیل کر دیں تا تیرا جلال اور کبریائی، تیری عظمت اور تیری توحید دلوں میں پیدا ہو جائے اور وہ جو آج تیرے خلاف باغیانہ خیال رکھتے ہیں، وہ تیرے مطیع بندے بن جائیں۔

اور اے خدا! جیسا کہ تیرا وعدہ ہے غلبۂ اسلام کے دن ہمیں جلد دکھا، تا تمام اکنافِ عالم میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صدا سننے لگیں۔ اور تمام بنی نوعِ انسان اپنے محسنِ حقیقی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے لگیں خدا کرے کہ اس کے سامان جلد پیدا ہو جائیں۔

◎

مدیر "الاسلام" الحاج مفتی سید عبد الغفور صاحب سے

پُر لطف تبادلۂ خیالات

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس

جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام جب سے تامل ماہنامہ "راہِ امن" جاری ہوا ہے اِس علاقہ سے شائع ہونے والے اکثر مسلم رسالوں نے ہمارے خلاف مضامین کا سلسلہ شروع کیا ہے جس سے بفضلہ تعالیٰ تبلیغ کا بہترین اور وسیع میدان کھلا ہے۔ ان رسالوں میں "المرحمت" اور "صوت القرآن" اپنے تمام اوچھے ہتھیاروں کے ساتھ میدانِ مخالفت میں پیش پیش ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اب تک انہیں ناکامی کا ہی منہ دیکھنا نصیب ہوا ہے۔

اسی طرح MADURAI سے نکلنے والے تامل ماہنامہ "الاسلام" کی جنوری ۷۳ء کی اشاعت میں اس کے مدیر جناب الحاج سید عبد الغفور صاحب جو اس مقام کے مفتی بھی ہیں کی طرف سے خاکسار کے نام ایک کھلی چٹھی شائع ہوئی جس میں انہوں نے مسئلہ ختم نبوت پر تحریری یا بالمشافہ مناظرہ کرنے کی دعوت دی تھی۔

خاکسار نے ماہِ فروری کے راہِ امن میں اس دعوت کو قبول کرتے ہوئے اس مسئلہ پر تحریری مناظرہ کرنے کی آمادگی کا اظہار کیا۔ اس سلسلہ میں دونوں رسالوں کے توسط سے شرائط وغیرہ طے ہو رہے تھے کہ اسی اثناء میں مذکورہ رسالہ کے مدیر صاحب نے کوٹار میں جاکر ہمارے مبلغ مکرم مولوی محمد علوی صاحب سے ملاقات کی۔ اور مختلف مسائل پر اُن سے تبادلۂ خیالات کیا۔ اِس گفتگو کی رپورٹ اپنی طرف سے کمی بیشی کے ساتھ ماہ مئی ۷۳ء کے اپنے رسالہ میں انہوں نے شائع کی۔ ساتھ ہی جماعت احمدیہ کوٹار کی طرف سے بھی ہمیں اس سلسلہ میں تفصیلی رپورٹ موصول ہوئی جو ماہ جون کے رسالہ راہ امن میں شائع کی جائے گی۔ اور اسی بنیاد پر آئندہ اِن ہر دو رسالوں کے توسط سے ہمارا مناظرہ جاری کرنے کا فیصلہ ہوا۔

ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ مفتی صاحب نے اِسی مناظرہ کے بہانے سے چندہ وصول کرنے کے لئے تامل ناڈو کے مختلف اضلاع کا دورہ شروع کیا ہے۔ چنانچہ اِسی سلسلہ میں وہ مدراس بھی تشریف لائے۔

یہاں آنے کے بعد موصوف راہِ امن کے دفتر میں تشریف لائے جہاں جماعتِ احمدیہ مدراس کے صدر مکرم محی الدین علی صاحب سے ملاقات کی۔ اور [illegible] سے ملاقات کرنے کی شدید خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ دوسرے دِن شام کے تین بجے کے قریب موصوف دوبارہ تشریف لائے۔ یہ ۷۰ سالہ باریش معمر بزرگ ہیں۔ علیک سلیک اور تعارف کے بعد موصوف نے کہا کہ مَیں آپ سے اب مباحثہ یا مناظرہ کرنے کے لئے نہیں آیا ہوں۔ وہ تو انشاء اللہ ہمارے رسالوں کے توسط سے ہی ہوگا۔ صرف آپ سے ذاتی تعارف حاصل کرنا ہی میری آمد کا مقصد ہے اس کے بعد جو گفتگو ہوئی ہے وہ ذیل میں درج کر رہا ہوں۔

مفتی صاحب: مَیں نے آپ کو اس سے قبل ایک چٹھی لکھی تھی کہ ہمارے علاقہ [illegible] میں عیسائیوں نے زبردست تبلیغی سرگرمیاں شروع کی ہیں۔ اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے مَیں نے آپ کو بُلایا تھا۔

خاکسار: جی ہاں وہ چٹھی مجھے ملی تھی۔ چونکہ مَیں اس وقت دورے پر تھا اِس لئے معذرت کرتے ہوئے مَیں نے خط لکھا تھا۔ آپ بھی ماشاء اللہ عالم فاضل ہیں آپ بھی اُن کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ نہیں کرسکتے۔ اس لئے کہ جب تک آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر بجسدِ عنصری موجود ہیں اور قیامت کے قریب وہ خود ہی زمین کی طرف نازل ہوں گے۔ تب تک آپ ان کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ چنانچہ مسلمانوں کے اِسی غلط عقیدے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عیسائی مشنوں نے مسلمانوں سے کئی سوالوں پر مشتمل ایک پمفلٹ شائع کیا تھا جس میں انہوں نے سردارِ دوجہاں حضرت رسول کریم صلعم کی نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فضیلت ثابت کرکے مسلمانوں کو چیلنج کیا تھا۔ لیکن آج تک کسی مسلمان کو اس چیلنج کو قبول کرنے کی توفیق نہیں ملی تھی۔ اتفاق سے اس وقت میرے پاس مذکورہ عیسائی رسالہ "حقائق القرآن" تھا۔ مَیں نے مفتی صاحب کو وہ پمفلٹ پیش کرتے ہوئے اس کا جواب دینے کا مطالبہ کیا۔

انہوں نے وہ پمفلٹ ہاتھ میں لے کر سرسری مطالعہ کرنے کے بعد کہا:-

مفتی صاحب: — اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف عیسائیوں کو جواب دینے کی خاطر ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ مانیں؟

خاکسار: — مَیں یہ نہیں کہتا کہ صرف عیسائیوں کو جواب دینے کے لئے ہم یہ عقیدہ رکھیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں بلکہ قرآن کریم نے تیس[30] کے قریب آیتوں سے نہایت وضاحت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی ہے نیز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح ناصری کو فوت شدوں میں شریک کیا تھا۔

مفتی صاحب: — خیر! اس مسئلہ کو فی الحال جانے دیجئے۔ اس پر کسی اور وقت گفتگو ہوسکتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے ہی آپ کو بتایا ہے کہ آپ سے مناظرہ کرنے کی غرض سے نہیں آیا ہوں۔

البتہ اجرائے نبوت کے بارے میں آپ لوگ اکثر جو آیت یعنی ومن یطع اللّٰہ و الرسول فاولئک ..... الخ پیش کرتے ہیں اس کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ یہ جو چار نعمتیں دینے کا وعدہ فرمایا گیا ہے وہ اس دُنیا میں نہیں بلکہ مرنے کے بعد دینے کا وعدہ ہے۔

خاکسار: — یہ صرف آپ کا دعویٰ ہے جس کے لئے قرآن کریم سے آپ کوئی دلیل نہیں پیش کرسکتے۔ اس سلسلہ میں آپ سے یہ عرض ہے کہ کیا آپ کو یہ یقین ہے کہ نبوت خدا تعالیٰ کی ایک نعمت ہے؟

مفتی صاحب: — جی ہاں یقیناً نبوت خدا تعالےٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔

خاکسار: — کیا یہ نعمت حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت رسولِ کریم صلعم تک کو اسی دنیا میں مل گئی تھی یا اُن کے مرنے کے بعد ہمیں معلوم ہوا تھا کہ اُن کو یہ مقام آخرت میں ملا تھا اِس دُنیا میں نہیں؟

مفتی صاحب: — تھوڑی دیر سوچتے رہے اور قدرے توقف کے بعد کہنے لگے کہ بے شک یہ مقامِ نبوت ان تمام نبیوں کو اِسی دنیا میں مل گیا تھا۔

خاکسار: پھر آپ یہ کیوں کہہ رہے ہیں کہ مذکورہ آیت میں جن چار درجوں کا [illegible] ذکر کیا گیا ہے وہ اس دنیا میں نہیں بلکہ مرنے کے بعد ملنے والی ہیں۔

مفتی صاحب: [illegible] رسول [illegible] صلعم کے بعد نبوت [illegible] نہیں ہے۔

خاکسار: تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ صدیقیت بھی، شہادت بھی اور صالحیت بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہوچکی ہے۔ مولوی صاحب! بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ صرف احمدیوں کی مخالفت کرنے کی نیت سے اسلام کی فضیلت اور خصوصیت سے ہی آپ لوگ منکر ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ والّذین اٰمنوا باللّٰہ و رسلہ اولٰئک ھم الصدیقون و الشھداء عند ربّھم۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیگر انبیاء پر ایمان لانے والے مقامِ صدیقیت اور شہادت تک پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ امت محمدیہ ان تمام نعمتوں سے محروم ہے۔ جبکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ امت محمدیہ خیرِ امت ہے۔

مفتی صاحب: بات یہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلعم کے بارے میں خاتم النبیین کا لفظ آیا ہے جس کے معنی ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں اس لئے آپ کے بعد کوئی بھی نبی نہیں آسکتا۔

خاکسار: اس سلسلہ میں تفصیلی گفتگو ہمارے رسالوں کے ذریعہ کرسکتے ہیں۔ تاکہ ہمارے قارئین بھی مستفید ہوسکیں۔ البتہ اس وقت صرف اتنا عرض کر دیتا ہوں کہ خاتم النبیین کے معنی اگر آخری نبی کے ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتے تو آپؐ کے بعد آنے والے حضرت مسیح ناصریؑ کو آپ کس خانہ میں فٹ کریں گے؟ اس صورت میں آخری نبی حضرت عیسیٰ السلام ہوں گے، نہ کہ حضرت رسول کریم صلعم!!

مفتی صاحب: وہ تو پہلے آئے ہوئے نبی تھے کوئی نئے نبی نہیں آسکتے۔

خاکسار: یہ نکتہ آپ نے کہاں سے نکالا کہ نئے نبی نہیں آسکتے پُرانے آسکتے ہیں۔ کیا خاتم النبیین کے یہ بھی ایک معنی ہیں کہ حضرت رسول کریم صلعم کے بعد پُرانے نبی آسکتے ہیں۔ نئے نبی نہیں آسکتے پہلے تو آپ نے بتایا تھا رسولِ کریم صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتے۔ اور اب فرما رہے ہیں کہ پُرانے آسکتے ہیں نئے نہیں آسکتے؟ یہ تخصیص کیوں ہے؟ — کیا آپ کے پاس اس کے لئے کوئی دلیل ہے؟ اس کی مثال بالکل ایسی طرح ہے کہ کوئی ڈاکٹر کسی مریض کو کہے کہ آپ پرانا [illegible] نہیں کھا سکتے۔ یعنی مریض یہ سمجھے کہ [illegible]

نے نیا پکا ہؤا چاول کھانے سے منع کیا ہے۔ دو تین روز پہلے پکایا ہؤا باسی چاول کھانے میں ممانعت نہیں۔

مفتی صاحب: مَیں نے پہلے ہی آپ سے کہا ہے کہ آپ سے مباحثہ کرنے کے لئے تیار ہو کر نہیں آیا ہوں۔ انشاء اللہ ہمارے رسالوں کے توسط سے ہی یہ بات ہو سکتی ہے۔

خاکسار: آپ ہی پہلے ایک بات چھیڑ دیتے ہیں لیکن جب آپ لاجواب ہو جاتے ہیں تو یہ بہانہ کر دیتے ہیں کہ میں بحث کرنے کے لئے نہیں آیا ہوں۔

مفتی صاحب: حضرت رسولِ کریم صلعم نے لَا نبی بعدی فرما کر اس مسئلہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے۔

خاکسار: دیکھئے مولوی صاحب! پھر آپ خود ہی چھیڑ رہے ہیں۔ اچھا سُنئے! یہاں لا نبی بعدی کے صرف یہ معنے ہیں کہ میرے مقابل پر کھڑے ہو کر آئندہ کوئی نئی نبوّت نہیں ہوگی۔ یہاں لاؔ نفی وصف کے لئے آیا ہے۔ نفیٔ جنس کے لئے نہیں اِسی طرح یہاں بعد کا لفظ مقابل پر اور مخالفت پر کے معنی میں آیا ہے۔ اس کے لئے خاکسار نے مختلف عربی قواعد پیش کئے۔

مفتی صاحب: یہاں لفظ بعدؔ کے معنی مقابل پر کیوں کر رہے ہیں۔ پیچھے کے معنے کیوں نہیں کر سکتے؟ یعنی میرے پیچھے کوئی نبی نہیں۔

خاکسار: اگر بعد کے معنے ہم پیچھے کے ہی کر لیں تب بھی اس حدیث کا وہ مطلب نہیں ہوگا جو آپ کر رہے ہیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ بعد کی دو قسم ہیں۔

(۱)۔ بعد قریب: جیسے واتخذ قوم موسیٰ من بعدہ یعنی حضرت موسیٰؑ کے طُور جانے کے مَا بعد اُن کی قوم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا تھا۔

(۲) بعد بعید: جیسے یأتی من بعدی اسمہ احمد۔ اس کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کے ساڑھے چھ سو سال بعد حضرت محمد صلعم کا ظہور ہؤا تھا۔ گویا کہ بہت بعد۔ یہاں لا نبی بعدی میں بعد قریب کے معنی ہی ہو سکتے ہیں۔ بعد بعید کے نہیں۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی۔ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء اس حدیث میں حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مَا بعد کسی نبی کے نہ ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ آپؐ کے مَا بعد آئے ہوئے حضرت ابوبکرؓ عمرؓ وغیرہم نبی نہیں تھے بلکہ صرف خلیفہ تھے۔

ہاں یہاں بعد بعید مراد نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ حضرت رسولِ کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ لیس بینی وبینہ نبی یعنی میرے اور مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوں گے۔ اس رُو سے اگر بعد کے معنی پیچھے کے بھی کر لیں تو لا نبی بعدی کے صرف یہی معنی ہوں گے کہ میرے مَا بعد آنے والا نبی نہیں ہوگا۔ لیکن میرے بعد آنے والے مسیح موعود نبی ہوں گے۔

مفتی صاحب: اب نبی آنے کی ضرورت ہی کیا ہے جبکہ خود خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم ..... الخ یعنی دین مکمل ہو چکا ہے۔

خاکسار: آپ نے درست فرمایا کہ دین مکمل ہو چکا ہے۔ اب آئندہ ہمیں کسی نئے دین نئی شریعت اور نئے طریقۂ عبادت وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہاں یہ کہاں ذکر ہے اس مکمل دین کی خدمت کے لئے اور اس دین کی اشاعت کے لئے آئندہ کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ خاکسار نے اس سلسلہ میں تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض۔ آپؑ کے کارنامے، آپؑ کی عظیم الشان کامیابیوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر قرآن کریم کی مختلف آیات کی رُو سے تفصیلی بات کی۔

مفتی صاحب: یہ تو ٹھیک ہے کہ آپ لوگ وسیع پیمانے پر ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اچھا یہ بتائیے کہ اِس وسیع پیمانے پر تبلیغ کرنے کے لئے آپ کے پاس کیا ذرائع ہیں؟

خاکسار: اس کے لئے مجھے آپ کو بہت تفصیل بتانے کی ضرورت ہے۔ تاہم صرف اتنا بتا دینا چاہتا ہوں کہ آج کل مسلمانوں کے علماء نے عوام میں یہ غلط فہمی پھیلا رکھی ہے کہ احمدی ہونے والوں کو پیسے ملتے ہیں۔ اور پیسوں کی لالچ دیکر مسلمانوں کو مرتد کر رہے ہیں وغیرہ۔ حالانکہ حقیقت اس کے خلاف ہے۔ جب ایک شخص بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے تو اُسے اپنی آمدنی کا کم از کم $\frac{1}{16}$ حصّہ خدمتِ اسلام کے لئے خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اس کے لئے خاکسار نے نظام بیت المال کے بارے میں تفصیلی روشنی ڈالی۔ ساتھ ہی نظامِ زکوٰۃ کے بارے میں بتاتے ہوئے زکوٰۃ کی وصولی اس کی تقسیم وغیرہ امور کے بارے میں انہیں بتایا اور کہا کہ ہمارے اسی اصول کی بنا پر ہم نہایت فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ آج ہماری جماعت میں نہ ہی کوئی غریب ہے نہ بھوکا ننگا ہے۔ اور نہ ہی کوئی بھکاری نظر آئے گا۔

جب مَیں بیت المال کے بارے میں تفصیل بتا رہا تھا تو وہ ٹکٹکی باندھ کر پھٹی پھٹی نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگے۔ گویا کہ انہیں احمدیت میں صحیح اسلام کا تصور اور اس کی عملی صورت نظر آ رہی تھی۔

★۔ یہ سُن کر مفتی صاحب کہنے لگے کہ واقعی آپ کا نظام قابلِ تعریف ہے۔ آپ کی نخواہ مخواہ مخالفت کرنے والے رسالہ "الرحمت" کے ایڈیٹر سے آپ کے سلسلہ میں میری تفصیلی گفتگو ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھے اس بات کی تحریک کی تھی کہ آپ اپنے رسالہ "الاسلام" میں قادیانیوں کے خلاف یہ بھی پروپیگنڈہ کریں کہ انہیں یہودی اسٹیٹ اسرائیل سے امدادی رقم ملتی ہے وغیرہ۔ لیکن مَیں نے ان کی اس پیشکش کو قبول نہیں کیا۔ اب مجھے آپ کی وضاحت سے حقیقتِ حال معلوم ہوئی۔ اِس موقعہ پر مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت نے اپنی جیب سے ان کے حصّہ آمد۔ تحریک جدید۔ وقفِ جدید وغیرہ مدوں میں ادا کی گئی رقموں کی رسیدیں دکھائیں۔

اتنے میں مفتی صاحب نے اٹھ کر اجازت چاہی تو مَیں نے اُن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہماری اس گفتگو کا اُس مناظرے پر کوئی اثر نہیں ہونا چاہیئے جو ہم نے اپنے رسالوں میں شروع کیا ہے۔ اس وقت مفتی صاحب دوبارہ بیٹھ کر کہنے لگے کہ مَیں یہاں محض اس لئے آیا ہوں کہ آپ کی قابلیت اور علمیّت کا وزن دیکھ لوں۔ آپ تو بہت High Level (اونچے معیار) پر جا رہے ہیں۔ مجھے بھی اتنی معیار کو اپنانا پڑے گا۔ واقعی اتنی چھوٹی عمر میں آپ نے اپنے اندر بڑی قابلیت پیدا کی ہے۔

خاکسار: یہ میری خوبی نہیں ہے مولوی صاحب! یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت ہے کہ آپؑ نے آ کر ہر معمولی احمدی کو بھی اس قابل بنایا ہے کہ سب سے بڑے مدمقابل کا بھی وہ بہت دلیری سے اور خدا کے فضل سے مقابلہ کر سکتا ہے۔

مفتی صاحب: جی ہاں مَیں اس کا اعتراف کرتا ہوں۔ اب تو مجھے از سرِ نو بہت گہرا اور وسیع پیمانے پر آپ لوگوں کا اور احمدی عقائد کا مطالعہ کرنا پڑے گا۔

خاکسار: اس کے لئے ہم ہر خدمت کیلئے تیار ہیں۔

جاتے جاتے انہوں نے آخر میں ایک شوشہ یہ چھوڑا کہ آپ یہ بتائیں کہ آپ احمدی لوگ ہمارے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟

خاکسار نے اس کا بھی تفصیل سے جواب دیا تو وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگے کہ آپ نے بہت آسانی سے بہت تسلی بخش جواب دیا ہے۔

خیر! آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی مَیں آپ کو مدورے آنے کی دعوت دیتا ہوں۔ جب آپ آئیں گے تو مجھے پہلے ہی اطلاع دیں تاکہ وہاں ایک جلسہ کا بھی مَیں انتظام کر سکوں۔

یہ کہہ کر نہایت محبت سے انہوں نے خاکسار سے اور دفتر میں موجود تین چار احمدی احباب سے مصافحہ کیا۔ اور جاتے وقت پھر ایک دفعہ خاکسار نے یاد دلایا کہ ہمارا مناظرہ جو رسالوں کے توسط سے شروع ہؤا ہے وہ کسی صورت میں بند نہ کریں۔ تاکہ عوام حقیقتِ حال سے واقف ہو سکیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اِن رسالوں کے توسط سے تبلیغ کا بہترین اور وسیع میدان کھول دے۔

اَللّٰھُمَّ اٰمین ؛

برما میں تبلیغِ اسلام (بقیہ صفحہ اول)

اور میرا قطعی فیصلہ یہ ہے کہ مورتی پوجا کرنا ایک جہالت ہے۔ اور سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں اس سے نجات نہیں اور اس بناء پر میرا گھر والوں سے ہمیشہ اختلاف رہتا ہے غرض کہ جماعت کے احباب کے سامنے انہوں نے کلمۂ شہادت پڑھنے کے بعد اسلام قبول کیا اور ڈیلی گارڈین میں اس کا اعلان بھجوایا جو ۳/۳ بروز جمعہ ۲/۱ ۳ انچ کالم میں شائع ہؤا۔ بعد نماز جمعہ ہمارے ایک پُرانے ملنے والے عبدالعزیز صاحب نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ مسٹر مورتی اور عزیز صاحب کو استقامت بخشے آمین۔

ترجمۃ القرآن کا کام امیر حسین جوین صاحب کی مدد سے جاری ہے۔ انٹروڈکشن کا وہ حصّہ جو باقی رہ گیا تھا اور نہیں چھپا، اب ترجمہ ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ سورہ فاتحہ کی تفسیر ملا کر ایک جلد میں شائع کرنے کا اِرادہ ہے۔ دوسری جلد آخری پارے کی ہوگی۔ اِسی اثناء میں سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ کی اشاعت کے لئے دوبارہ درخواست دی جا رہی ہے۔

اجرائے نبوت در خیر امت (بقیہ از صفحہ ۲)

خوب یاد رکھئے ! اس جگہ نئی کتاب کے نازل کرنے میں خدا تعالیٰ کا اقتدار کلی حائل نہیں بلکہ خدائے حکیم کی حکمت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ قرآن کریم تا قیامت، نوعِ انسان کے لئے ہدایت کی کتاب بنی رہے اور تمام لوگوں کو اس سے نور و ہدایت ملتی رہے۔ اس کی موجودگی میں کسی نئی کتاب کی قطعاً ضرورت نہیں۔ البتہ جس صورت میں کہ مسلمانوں نے قرآنی تعلیمات سے عملاً منہ موڑ لیا اور ان کی عملی حالت بگڑ گئی تو ان کی اصلاح کے لئے اور ان کو اصل بات کی یاد دہانی کے لئے مامورین کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ نہ تو اس کو بند کیا جا سکتا ہے اور نہ اس کے جاری رہنے سے کسی نئی کتاب کے نزول کا سوال پیدا ہوتا ہے کہ نئی نئی شریعتوں کے آنے کی بات پیش کی جا سکے ـــــ !!

اس مقام پر اکثر کہا جاتا ہے کہ جب ہمارے پاس قرآن مجید اپنی جامع صورت میں موجود ہے۔ پھر کسی نبی یا رسول کی ضرورت نہیں۔ حضرات علماء، امت کی تعلیم و تربیت کے لئے کافی ہیں۔ مگر اس بات کے کہنے والوں پر علماء کی اپنی ابتر حالت بھی تو مشتبہ نہیں ہے۔ پھر کس برتے پر وہ اس گروہ کو اس گاڑی کا بیل قرار دے سکتے ہیں۔ اس زمانہ کے علماء تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان علماؤھم شرّ من تحت ادیم السماء کے پورے پورے مصداق بن چکے ہیں۔ پھر ان لوگوں سے عامۃ المسلمین کی اصلاح کی توقع کہاں کی عقلمندی کی بات ہے ؎

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

انّ فی ذٰلک لاٰیٰت لاولی النھٰی ـــــ !!　　(باقی پھر)

صدقات کے متعلق حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا ایک اہم ارشاد

حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا رستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دُعائیں نہیں پہنچتی وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں روکاوٹوں کے پیشِ نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

وِلادتیں

(۱) ـــ خاکسار کے نسبتی برادر عزیزم بشیر احمد صاحب آف نلاکور کو مورخہ ۱۶ جون ۷۳ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین۔

خاکسار : قریشی سعید احمد درویش قادیان۔

(۲) ـــ خاکسار کی لڑکی عزیزہ امۃ الکریم اہلیہ محمد صادق صاحب ساکن لوہارکا (علاقہ پونچھ) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲ جون ۷۳ء گیارہ بجے دن لڑکا عطا فرمایا ہے جملہ احباب سے زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار : فتح محمد گجراتی درویش قادیان۔

ہفتۂ قرآنِ مجید !

۸ تا ۱۵ جولائی ۱۹۷۳ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پوری توجہ انوارِ قرآنی کو دُنیا کے چپے چپے پر پھیلانے کی طرف لگی ہوئی ہے۔ اور یہ کام تبھی ہو سکتا ہے کہ ہم خود علوم قرآنیہ سے بہرہ مند ہوں۔ اور انوارِ قرآن سے فیضیاب۔ لہٰذا قرآنی علوم کی ترویج و اشاعت اور قرآن مجید پڑھنے کی ترغیب و تلقین کے لئے ۸ جولائی تا ۱۵ جولائی ۱۹۷۳ء ہفتۂ قرآن مجید منایا جائے۔

اس ہفتہ میں تمام احباب جماعت کو بااحسن طریق قرآن مجید کی عظمت و شان ذہن نشین کروانے کی کوشش کی جائے اور مندرجہ ذیل عناوین پر اہل علم حضرات سے تقاریر کروائی جائیں :-

(۱) قرآن مجید کے فضائل
(۲) قرآن مجید پڑھنے کی برکات۔
(۳) والدین کی اطاعت و احترام از روئے قرآن مجید
(۴) قیامت از روئے قرآن مجید۔
(۵) قرآن کریم میں منافق کی علامات۔
(۶) تقویٰ کے حصول کے ذرائع۔

جملہ عہدیداران، صدر صاحبان اور مبلغین کرام اس پروگرام کو پوری توجہ، محنت اور کوشش سے کامیاب بنائیں۔ بعد از اختتام ہفتہ قرآن پاک، اپنی اپنی کارگذاری سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مبلّغینِ کرام کے لئے ضروری اعلان

جملہ مبلغینِ کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ہر سال ان کا علم کلام کا سالانہ امتحان ہوا کرے گا۔ جس میں سینئر شاہدین اور سلیکشن شاہدین کا استثناء ہے۔ بقیہ جملہ مبلغین کے لئے شامل ہونا ضروری ہے۔

لہٰذا سنہ ۷۴-۱۹۷۳ء کے لئے بطور نصاب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" مقرر کی جاتی ہے جس کا امتحان ۱۰ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش مطابق ۱۰ فروری ۱۹۷۴ء بروز اتوار ہوگا۔ جملہ مبلغین کرام نوٹ فرمالیں۔ اور ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

وِلادت

مورخہ ۲۳ جون ۱۹۷۳ء کو خاکسار کے ہاں دوسری بچی تولد ہوئی ہے۔ خاکسار کی اہلیہ لال ہسپتال امرتسر میں داخل ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولودہ کے نیک، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔　　خاکسار : منظور احمد گھنوکے درویش قادیان۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۹ جون ۷۳ء کو خاکسار نے عزیز مختار احمد صاحب ابن مکرم وزیر محمد صاحب رعیہ ضلع امرتسر کے نکاح کا اعلان عزیزہ رشیدہ بی بی صاحبہ بنت مکرم محمد شریف صاحب ستادر ضلع ہوشیار پور کے ساتھ کیا۔

موصوف نے دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار : علی محمد درویش قادیان۔

الوداع اور خوش آمدید

(۱) — جناب سردار راجندر سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر اور جناب او۔پی۔ شرما صاحب سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع ہذا سے تبدیل ہوئے ہیں۔ اُن کی خوش آئند یاد اہالیانِ ضلع کے قلوب میں ہمیشہ قائم رہے گی۔ اہالیانِ ضلع اُنہیں خلوصِ قلب سے الوداع کہتے ہیں اور متمنّی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر جگہ کامیاب کرے۔

(۲) — ہر دو کی جگہ جناب سردار آر۔ ایس صاحب کنگ بطور ڈپٹی کمشنر اور جناب ڈی۔ ایس صاحب موہی بطور ایس۔ ایس۔ پی۔ تشریف لائے ہیں۔ اہالیانِ ضلع اس بدامنی کے زمانہ میں سابق حکام کی طرح ان سے نیک توقعات رکھتے ہیں۔

ناظر اُمورِ عامّہ قادیان

جلسہ ہائے یومِ خلافت

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے رپورٹ ہائے جلسہ یومِ خلافت موصول ہوئی ہیں۔ لیکن بوجہ عدمِ گنجائش ان کی اشاعت سے معذرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشے آمین۔ (ایڈیٹر)

۱۔ جماعت احمدیہ یادگیر
۲۔ ״ ״ کٹک
۳۔ ״ ״ جمشید پور
۴۔ ״ ״ شورت
۵۔ جماعت احمدیہ ننگاہ گھنو
۶۔ ״ ״ کیرنگ
۷۔ ״ ״ غنچہ پاڑا
۸۔ ״ ״ کلکتہ

وِلادت

مورخہ ۱۶ ؍جون کو مکرم محمد سمیع صاحب سویجہ کے ہاں بچی تولد ہوئی ہے۔ نومولودہ خاکسار کی پوتی اور مکرم محمد احمد صاحب سویجہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولودہ کے خادمۂ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مبلغ پانچ روپے اعانتِ بدر میں روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

خاکسار: محمد سعید سویجہ اورنگ آباد

اِیمان کے فائدہ کی بات

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۷ء کے موقع پر فرمایا:-

”مَیں اخبار کے فائدہ کیلئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسایوں کے ایمانوں کے فائدہ کے لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبارات خریدیں“

حضور رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کے مطابق احباب جماعت کو اخبار بدر کی اعانت و اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیئے۔

(منیجر بدر قادیان)

سالانہ احمدیّہ کانفرنس اُترّ پردیش

احباب جماعت ہائے احمدیہ اترپردیش کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جارہا ہے کہ امسال ارادے کے باوجود سالانہ کانفرنس بمقام صالح نگر (آگرہ) میں نہیں کی جاسکی۔ اور اس کی بجائے بھارت کے اہم صنعتی مرکز و یو۔پی کے سب سے زیادہ آبادی والے شہر کانپور میں ایک بار پھر اپنی روایتی امتیازی شان کے ساتھ انشاء اللہ مورخہ ۲۸ ؍و ۲۹ ؍جولائی ۱۹۷۳ء بروز ہفتہ و اتوار کو احمدیہ کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں سلسلہ کے علماء کے علاوہ دیگر ادیان کے بہترین مقررین بھی حصّہ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو کامیاب بنائے۔ آمین۔

تمام احباب سے استدعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر استفادہ کریں۔ اور کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔

خاکسار: حمید اللہ خان سیکرٹری جماعتِ احمدیہ اترپردیش۔ تاج واچ ہاؤس۔ بازار نخاسہ سہارنپور۔

درخواستِ دُعا

محترم چوہدری فیض احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور اب ۱۳ ؍۶ سے وی۔ جے۔ ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ امرتسر میں اب تک مرض کی تشخیص کے مراحل طے ہوئے ہیں۔ اور ڈاکٹروں کا بتانا ہے کہ مرض کی تشخیص ہوگئی ہے جو قابلِ علاج ہے اور علاج شروع ہوگیا ہے۔ مریضہ لمبی علالت کی وجہ سے بہت کمزور ہوگئی ہیں۔ اور بے چینی رہتی ہے۔ جملہ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کی اہلیہ صاحبہ کو جلد صحتِ کاملہ دے تاکہ ان کو سکون و اطمینان ہو آمین۔

خاکسار: عبدالقدیر واقفِ زندگی قادیان

درخواستِ دُعا

ہم دونوں بھائیوں نے امسال بی۔ اے فائنل کا امتحان دیا ہے۔ احبابِ جماعت سے گذارش ہے کہ ہم دونوں بھائیوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اللہ تعالیٰ ہم کو خادمِ دین بنائے آمین۔ خاکساران: سید تنویر احمد و سید نیّر احمد۔ نیو کیپٹل۔ بھوبنیشور۔

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۱/۵۸ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کرام لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:-

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA—12.

ہر قسم کے پُرزے

پیٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کیلئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں:-

کوالٹی اعلیٰ — نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "Autocentre" فون نمبرز 23-1652 23-5222